اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

جلد ۸ — نمبر ۲

مصباح

زنانہ اخبار مہینے میں دو بار

۱۵؍جنوری ۱۹۳۴ء — چندہ سالانہ دو روپیہ آٹھ آنے — ۲۸ ماہ رمضان ۱۳۵۲ھ

ایڈیٹر قاضی محمد ظہور الدین اکمل

قادیان دار الامان سے یکم و پندرہ کو شائع ہوتا ہے

فہرست مضامین

حقیقی علم حاصل کرو ... ۳-۴

کوائف جلسہ سالانہ خواتین ... ۴-۸

مختصر روئداد جلسہ خواتین ... ۵-۱۰

فرائض مستورات ... ۱۰-۱۲

عجائبات ... ۱۳-۱۴

شذرات ... ۱۵-۱۹

تقریر بر موقعہ جلسہ سالانہ حضرت امام ایدہ اللہ

بقلم محترمہ سکینۃ النساء صاحبہ ...

″ ″ ″ ″ ″ ″ ...

محترمہ زینب بی بی صاحبہ شاہدرہ ..

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"عید مبارک"

کچھ دلنواز نغمے کانوں میں گونجتے ہیں
کچھ کامیاب نقشے بنکر سنور رہے ہیں
پاکیزہ آرزوئیں کچھ مسکرا رہی ہیں
کچھ بھینی بھینی خوشبو، فردوس کے چمن کی
مسرور سی ہیں ساماں، دامن ہیں راحتوں کے
کیا سین خوشنما ہے، کتنا حسیں سماں ہے

خوش کن سی کچھ مناظر نظروں میں گھومتے ہیں
اندازِ دلستاں میں ارماں نکھر رہے ہیں
اُمید کی شعاعیں جوبن دکھا رہی ہیں
رونق بڑھا رہی ہے، مسلم کی انجمن کی
ہیں دلفریب جلوے، سائے ہیں رحمتوں کے
ہر ذرّہ مست بیخود، ہر قلب شادماں ہے

تکمیل ماہِ رمضاں، مسرور کر گئی ہے
اُمّت کے دل کو کیا ہی پُرنور کر گئی ہے

ملّت تجھے مبارک یہ عید ماہِ رمضاں
اعمال نیک تیرے، یُونہی رہیں ثمرور!
دن وصلت و خوشی کے تجھکو رہیں میسّر
سامانِ صد جراحت یہ عید تجکو بخشے
دامن ترا رہے پُر، خوش کامیوں سے ملّت
ہستی میں اپنی چمکے زرّیں وہ عہد رفتہ
بیتاب آرزو کو پھر تاب تُو دلا دے

برسے مدام تجھ پر انوار فضل یزداں
ماہِ جمال بنکر، چمکے ترا مقدّر!
جھگڑے غم و الم کے ہوں دُور تجھ سے یکسر
اور دائمی مسرت یہ عید تجکو بخشے
پابوسی کو جھکے پھر گزری ہوئی وہ رفعت
اے عید تو دکھا دے وہ جلوۂ گذشتہ
اس چشم منتظر کو ماضی سے پھر ملا دے

دل میں نہیں شمیمہ پھر کوئی آرزو حسرت
مولا اگر دکھا دے ملّت کا دورِ سطوت

سب مصباحی بہنیں شمیم ہی کی محنتوں کی قدر فرمائیں

شمیمہ — رفیقہ الحفیظ — از ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مصباح

قادیان دارالامان - مورخہ ۱۵ جنوری سنہ ۱۹۳۴ء

حقیقی علم حاصل کرو!

تقریر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

برموقعہ جلسہ سالانہ خواتین جماعت احمدیہ

تشہد اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

سیدہ فضیلت بیگم صاحبہ کی آواز چونکہ بلند ہے اسلئے وہ سٹیج کے چاروں طرف کہدیں۔ کہ چونکہ میں ابھی کل ہی انفلوئنزا کے باعث بستر سے اٹھا ہوں۔ اس لئے بلند آواز سے نہیں بول سکوں گا۔ اگر وہ خاموشی سے سن لیں تو بہتر ہے۔ جنکو آواز نہ پہنچے وہ بھی اگر خاموشی سے سنینگی اور درمیان تقریر میں خاموش رہینگی۔ تو کم از کم ثواب ہی حاصل کریں گی۔

(اسپر سیدہ فضیلت بیگم صاحبہ نے سٹیج کے چاروں طرف حضور کا پیغام پہنچا دیا۔)

ہر زمانہ میں جو گذرا ہے مرد ہو یا عورت یہ خیال کرتے رہے۔ کہ اپنے آپکو بلند مرتبہ یا بڑائی کے اظہار کے لئے خوبصورت بنائے رکھیں اور نہیں تو اپنے جسم کو ہی سرمہ سے گو دیں یا عمارتیں ایسی بلند بنائیں کہ خوبصورتی اور تفاخر کا اظہار ہو۔ اور اسی کو فخر یا بلند مرتبہ کی کا معیار رکھا۔ چنانچہ دہلی۔ بغداد اور قرطبہ وغیرہ میں ایسی عمارتیں بکثرت تھیں اور ہیں۔ بعض گانا بجانا ہی خوبی سمجھتے تھے۔ بعض ممالک میں لباس اعلیٰ اور خوبصورت پسند کیا جاتا تھا۔ چنانچہ بعض لوگ سلواریں چالیس چالیس پچاس گز کی پہنتے تھے۔ ایک زمانہ ہندوستان پر بھی ایسا آیا کہ لباس تفاخرانہ پہنتے اور موجودہ سلواروں یا پاجاموں کو برا جانتے تھے۔ مگر رفتہ رفتہ فیشن اور کا اور ہو گیا۔ غرض ہر زمانہ میں کوئی نہ کوئی بڑائی اور نئی ایجاد کا طریقہ نکلتا رہا۔ چنانچہ آجکل ہمارے ملک میں بھی اعلیٰ تعلیم پانیکا فیشن ہے۔ اور ڈگریاں حاصل کرنیکا۔ میں نہیں سمجھتا کہ سکندر یا تیمور کو ملک فتح کرنے کا اتنا شوق ہوگا۔ جتنا کہ آجکل کے ماں باپ لڑکیوں کو اعلیٰ ڈگریاں دلانے کے شائق ہیں۔ یہ ایک فیشن ہو گیا ہے۔ جو انگریزوں کی ریس اور تقلید میں ہے۔ اور اس فیشن کی رو جنون کی حد تک پہنچ چکی ہے۔ اور ہمارے ملک میں دوسرے ممالک کی ریس سے لڑکیوں کو ڈگریاں حاصل کرنے کی ترقی ہو رہی ہے۔ اور یہ بھی ایک جنون ہے۔ پہلے جنون تھا جہالت کا اور اب جنون ہے موجودہ طریق تعلیم کا حالانکہ یہ بھی ایک جہالت ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوسرے ممالک والے انگریزوں کو دیوانۂ علم قرار دیتے ہیں۔ مگر وہ غلط سمجھتے ہیں۔ انگریز قوم علم جہالت کے لئے نہیں سیکھتی بلکہ وہ ضرورت کے ماتحت مفید علم سیکھتی ہے۔ اور اپنے ملک وملت کے لئے مفید اور فیض رساں ہوتی ہے۔ اگرچہ ہمارے ملک کو انگریزی تعلیم حاصل کرنے کی ریس تو پیدا ہو رہی ہے مگر نقصان کرنے کے لئے۔ ابھی چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے سنایا کہ ایک شخص نے یورپ میں اپنے لڑکے کو اعلیٰ تعلیم پانے کے لئے کالج میں بھیجا مگر کہا کہ خود کما کر اور خرچ مہیا کر کے ڈگری لو۔ ہمارے پاس تمہاری دینے کو روپیہ نہیں ہے۔ تو یہ ایک مفید بات ہوئی۔ مال ضائع نہیں کیا گیا۔ بلکہ بچے کو اپنی قوت بازو پر انحصار رکھنے کی تلقین کی گئی۔

آجکل عورتوں میں ڈگریاں پانے کا جنون پیدا ہو رہا ہے۔ وہ سمجھتی ہیں کہ ہم مہذب نہیں کہلا سکتیں جب تک کہ کوئی علمی ڈگری ہمارے پاس نہ ہو۔ مگر یہ اُن کی جہالت کا ثبوت ہے۔ مَیں نے ارادہ کر لیا ہے۔ کہ اپنی جماعت کی عورتوں کو جہاں تعلیم حاصل کرنے کی ترغیب دوں وہاں بتاؤں۔ کہ کتنی تعلیم اور کیسی تعلیم حاصل کرنی چاہیئے۔

ہر ایک انسان کو خدا تعالیٰ نے کوئی نعمت دی ہے۔ بعض کی آواز اچھی ہوتی ہے۔ اور بعض کی تحریر بے شک تحریر بھی اچھی چیز ہے۔ اسکے ذریعہ سے انسان ہزاروں میل پر اثر پیدا کر سکتا ہے۔ اور

اظہارِ مدعا کا یہ بہترین طریق ہے۔ پھر عورتوں کے لئے میں ایک آسان مثال دیتا ہوں۔ پہلے سُوئی استعمال ہوتی تھی۔ لیکن اب سلائی کی مشین سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے۔ پس علم کے معنے ہیں اپنی طاقتوں کو وسیع کرنا۔ اور ضرورت کے مطابق اپنی زندگی کے آرام و آسائش کی چیزیں مہیا کر لینا۔ اور اچھی چیزوں سے فائدہ اٹھانا اور اسے اپنی قوم اور اپنے مذہب کے لئے مفید بنانا۔

علم دو قسم کا ہے۔ علم الادیان جس سے دین کو فائدہ پہنچتا ہے۔ اور علم الابدان جس سے جسم کو فائدہ پہنچتا ہے۔ ان دونوں چیزوں کا نام علم ہے۔ اور کسی دوسری شے کا نہیں۔

مثلاً ایک عورت ہے۔ جو اپنی عمر کو ریاضی کے مسئلے سیکھنے میں گذار دے۔ اور بچوں کی تربیت اور خانہ داری کے فرائض کو چھوڑ دے۔ تو اُسے عقلمند یا علم سیکھنے والی کون کہیگا۔ مرد تو ایسا علم سیکھنے کیلئے مجبور ہے۔ کیونکہ اُس نے روزی پیدا کرنی ہے مگر عورت کو ریاضی کے سوال حل کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ یہ علم نہیں یہ جہالت ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عورتوں کا کام ہے گھر کا انتظام اور بچوں کی پرورش۔ مگر لوگوں کو عادت ہوتی ہے کہ دوسرے کی چیز کو اچھی جانتے ہیں۔ اور اپنی شے پسند نہیں کرتے اسلئے یورپ کی عورتوں کی ریس کر کے ہماری مسلمان قوم

3

اپنی لڑکیوں کو ڈگریاں دلانا چاہتی ہے۔ حالانکہ عورت گھر کی سلطنت کی ایک مالکہ ہے۔ اور ایک فوجی محکمے کی گویا افسر ہے۔ کیونکہ اُسنے پرورشِ اولاد کرنی ہے۔

عورتیں سمجھتی ہیں کہ مردوں کے کام شاید زیادہ سہولت اور عزت کے ہیں۔ اور کالجوں میں پڑھنا اور ڈگری پانا کوئی آسان امر ہے۔ اور یہ اعزاز کا موجب ہی لیکن اگر عورتوں نے مردوں کا کام لے لیا۔ اور مردوں نے عورتوں کا۔ تو یہ ایک ذلت ہوگی کوئی زمانہ تھا۔ کہ لکھنؤ میں شاعر بھی زنانہ پن سے شعر کہنے لگے۔ اور عورتوں کی زبان اختیار کی مگر دیکھو اودھ کے بادشاہ جب نسوانی باتیں سیکھنے لگے۔ تو سلطنت کھودی+

ہندوستان کے مسلمانوں کے بچّے اسلئے خراب ہیں۔ کہ مائیں نالائق ہیں۔ اُنکو تربیت اولاد نہیں آتی۔ مَیں ولایت گیا تو جہاز پر ایک انگریزی طرزِ رہائش کا ہندوستانی تعلیمیافتہ دیکھا۔ جو بالکل یورپ کا تمدن رکھتا تھا۔ حتیٰ کہ اپنی ہندوستانی زبان کا ایک لفظ بھی اسے نہ آتا تو یہ ہے ڈگریاں پانے کا نتیجہ۔ گویا وہ ہندوستان سے ایک طرح بالکل الگ ہوگیا۔ ہمارے ملک میں اگر کسی کو کھانے پینے کو مل جائے تو وہ سمجھتا ہے۔ کہ میں دوسروں سے الگ ہوں۔ انگریزوں کے ملک میں یہ دستور نہیں۔ کیونکہ وہ لوگ علم سے فائدہ اٹھاتے ہیں نہ کہ بجائے قوم کو فائدہ پہنچانے کے الگ رہ کر نقصان پہنچاتے ہیں+

دیکھو ہماری اسٹیج پر ہی یہ بات ہوئی کہ لوگوں کو یہ فخر ہوگیا ہے۔ کہ وہ جج کی بیوی یا بیرسٹر کی ماں یا ڈپٹی کی بیوی ہیں۔ اسلئے انہیں اونچی جگہ ملنی چاہیئے حالانکہ اُنکو یہ خیال رکھنا چاہیئے تھا۔ کہ فلاں بہن چونکہ پریذیڈنٹ ہے یا سیکرٹری ہے یا قومی کارکن ہے اسلئے اُن کا یہاں ہونا ضروری ہے+

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دنیا میں عزّت پیسوں سے نہیں ہؤا کرتی۔ روپے ملنے سے آدمی بڑا نہیں بنجایا کرتا۔ اور کوئی آدمی نہ تو اعلیٰ بھڑکدار لباس پہننے سے یا بیش قیمت زیورات پہن لینے سے قدر پاتا ہے۔ بلکہ سچی تعلیم انسان کے اندر وقار پیدا کرتی ہے۔ قابل عزّت وہی ہوتا ہے جو تعلیم یافتہ ہو۔ گری ہوئی قوموں میں اچھے کپڑوں کا بیشک لحاظ کیا جاتا ہے مگر اصل نیک لوگوں میں ایسا نہیں ہوتا۔ حضرت شیخ سعدیؒ کا قصہ آتا ہے کہ ایک امیرانہ دعوت میں انکی عزت نہ ہوئی۔ کیونکہ وہ سادہ لباس پہنا کرتے تھے۔ دوسرے دن جبکہ وہ اعلیٰ لباس پہنکر گئے۔ تو عزت کی اونچی جگہ دی گئی اور آپنے اپنے کپڑوں کو کھلانا شروع کیا۔ جب لوگوں نے استفسار کیا تو فرمایا کہ میری نہیں بلکہ میرے لباس کی عزت کی گئی ہے۔ ہندوستان میں یہ جو بڑے بڑے جج اور گورنر ہیں۔ ان کو اپنے بڑے لوگوں میں کوئی پوچھتا بھی نہیں۔ ایک فنانشل کمشنر تھا۔ اسنے تصویر کھچواتے کے وقت حافظ روشن علی صاحب مرحوم کے پیچھے کھڑا ہونے کی اجازت حاصل کی حالانکہ وہ ہمارے ہندوستان میں جب حاکم تھا۔ بہت جابر اور اعلیٰ عزت کا مالک تھا

کیونکہ تنخواہ نہ زیادہ تھی - اور لوگ زیادہ پیسوں والے کی عزت کرتے ہیں - مگر یہ غلط ہے - دولت سے عزت حاصل نہیں ہوتی - خیر ہماری جماعت میں تو ابھی یہ دنیوی عزت آئی ہی نہیں - عزت ابھی کہاں؟ یاد رکھو حقیقی عزت روحانیت سے نیکی تقویٰ اور طہارت سے پیدا ہوتی ہے - ترقی کرنے کا ذریعہ ہی نیک عملی ہے عزت خدمت سے حاصل ہوتی ہے - دینی تعلیم حاصل کرنی چاہیئے جس سے قوم اور ملت کو فائدہ ہو - تم میں سے کتنی ہیں - جو خدمتِ دین اور تبلیغ اسلام کرتی ہیں؟

پس خدا اور رسول کی باتیں سنو حضرت صاحب کی کتابیں پڑھو - ناولوں اور رسالوں کے پڑھنے کی فرصت مل جاتی ہے - لیکن دینی کتابوں کیلئے وقت نہیں ملتا؟ کتنی شرم کی بات ہے - کہ اب انگریز تو مسلمان ہو کر اردو سیکھنے کی کوشش کرتے ہیں - کہ حضرت صاحب کی کتابیں پڑھیں - مگر ہماری عورتیں اردو نہیں سیکھتیں - اور اگر کچھ شُدبُد پڑھ لیتی ہیں تو ناول پڑھنے شروع کر دیتی ہیں - علمِ دین سیکھو قرآن پڑھو حدیث پڑھو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں میں علم و حکمت کی باتیں لکھی ہیں - اُن سے مفید علم سیکھو بی - اے - ایم - اے کی ڈگریاں لینی مذہب اور دین کے لئے مفید نہیں ہیں *

پچھلے سال ایک لڑکی جو بی - اے میں تعلیم پاتی تھی - اُسے کہا گیا کہ اپنی ہمجولیوں میں تبلیغ احمدیت کیا کرو - اُس نے جواب دیا کہ میں آپس میں تفرقہ ڈالنا پسند نہیں کرتی - مگر وہ عالم نہیں جاہل تھی کیا فائدہ دیا اُسے اب ایسے علم نے؟ اگر بعض باتیں سیکھنے کا نام علم ہے - تو کیا بعض باتیں لوہاروں ترکھانوں کو نہیں آتیں؟ علم کے معنی ہیں اپنے مطلب کی چیزوں کو حاصل کرنا - ضرورت پوری کرنے والی شے کا نام علم ہے - ایک بی - اے کو فوج میں بھرتی نہ کیا گیا - اس لئے کہ وہ فوجی کرتبوں سے ناواقف تھا - اور وہ فوجی لوگوں کا علم نہیں جانتا تھا - ایک طبیب اگر موسیقی جانتا ہے - تو اُسے لائق کون کہیگا؟

پس ہمیں دیکھنا چاہیئے - کہ ہمیں کن علوم کی ضرورت ہے - ہمیں علمِ دین کی ضرورت ہے - کوئی لڑکی اگر ایم - اے پاس کرلے اور اسکو تربیت اولاد یا خانہ داری نہ آئے تو وہ عالم نہیں جاہل ہے - ماں کا پہلا فرض بچوں کی تربیت ہے - اور پھر خانہ داری ہے - جو حدیث پڑھے قرآن کریم پڑھے وہ ایک دیندار اور مسلمان خاتون ہے - اگر کوئی عورت عام کتابوں کے پڑھنے میں ترقی حاصل کرے - تاکہ وہ مدرس بن سکے یا ڈاکٹری کی تعلیم سیکھے - تو یہ مفید ہے - کیونکہ اسکی ہمیں ضرورت ہے - لیکن باقی سب علم لغو ہیں *

میں کہتا ہوں بی - اے، ایم - اے ہو کر

کروگی کیا؟ میں اپنی جماعت کی عورتوں کو کہتا ہوں کہ دین سیکھو اور روحانی علم حاصل کرو۔ حضرت رابعہ بصریہؒ یا عائشہ صدیقہؓ کے پاس ڈگریاں نہیں تھیں۔ دیکھو حضرت عائشہ نے علم دین سیکھا۔ اور وہ نصف دین کی مالک ہیں۔ مسئلہ نبوت میں جب ہمیں ایک حدیث کی ضرورت ہوئی تو ہم کہتے ہیں کہ جاؤ عائشہ سے سیکھو۔ شیر محمدؐ ایک یکہ بان اَن پڑھ جاہل تھا۔ مگر تبلیغ کرنے کا اُسے سلیقہ آتا تھا۔ جب یکہ چلانے بیٹھتا تو ایک کتاب حضرت صاحبؑ کی ہاتھ میں لے لیتا اور کسی پاس بیٹھے ہوئے کو کہتا کہ مجھے سناؤ۔ اسطرح سے وہ تبلیغ کرتا تھا۔ غرض جاہل اَن پڑھ اگر مطلب کی مفید باتیں جانتا ہے۔ تو وہ عالم ہے جاہل نہیں ہے۔ حضرت صاحبؑ فرماتے تھے۔ کہ خدمت دین میں ترقی علم کا راز ہے۔ امیر انسان تکبر سے نہیں ہوتا نہ روپے سے بلکہ سچے علم سے۔

اب میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ تم سبکو سچا علم حاصل کرنے کی توفیق عطا فرما وے۔ اور تم حقیقی علم حاصل کرو۔

(مرتبہ سکینۃ النساء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نوٹ:۔ بوجہ مشق نہ ہونے کے حضرت اقدس کی تقریر کے یہ جستہ جستہ نوٹ ہیں۔ بعض جگہ مطلب ملانے کی خاطر میں نے بعد میں اپنی یادداشت سے فقرے لکھدیئے تھے۔

کوائف جلسہ سالانہ خواتین

الحمدللہ کہ خواتین کا جلسہ سالانہ ۳۱ء ۲۶ر دسمبر سے شروع ہوکر ۲۸ر دسمبر کو بخیروعافیت اختتام پذیر ہوا۔ اس دفعہ مہمان عورتیں بہت دور دور سے تشریف لائی تھیں۔ مثلاً عرب۔ دکن۔ بنگال۔ بمبئی اور پشاور وغیرہ اُن کے ٹھہرنے کا انتظام لجنہ اماءاللہ کیطرف سے دارِ مسیح ومکانات حضرت خلیفہ اول و مرزا گل محمدؐ صاحب میں کیا گیا۔ اسکے علاوہ بہت سی خواتین پرائیویٹ گھروں میں فروکش تھیں۔ کھانے کا انتظام بھی لنگرخانہ میں کیا گیا۔ جو منتظمہ خوراک صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ سے پرچی حاصل کرنے کے بعد وہاں سے منگوالیا جاتا۔ پھر کئی معاونات اسکو تقسیم کردیتیں۔ بلکہ صاحبزادیوں اور ممبرات لجنہ اماءاللہ قادیان نے خود اپنے ہاتھوں سے مہمان مستورات کو کھانا کھلایا

جلسہ گاہ کا انتظام سابقہ جگہ پر ہی کیا گیا۔ جو قادیان کی شرقی جانب ایک محفوظ مکان میں بنائی گئی۔ اس دفعہ اُسکو کافی وسیع کردیا گیا تھا۔ مگر پھر بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی تقریر کے وقت ناکافی ثابت ہوئی۔ اور اکثر عورتوں کو اردگرد کے مکانوں پر کھڑا ہونا پڑا۔

سٹیج ۱۶ × ۱۶ فٹ بنائی گئی۔ سوائے معاون یا کارکن خواتین کے قادیان کی کسی عورت کو اُسپر بیٹھنے کی اجازت نہ دی گئی۔ کیونکہ مہمان مستورات کی خاطر

مد نظر تھی۔ کئی ہندو غیر احمدی و سکھ مستورات وہاں تشریف فرما تھیں۔ جنہوں نے نہایت توجہ سے جلسہ کی کارروائی کو سُنا۔

سٹیج کے قریب بنچ بھی رکھدیئے گئے تھے۔ جسپر حضرت اقدس کی تقریر کیوقت بہت سی مہمان خواتین کو بٹھایا گیا تاکہ وہ قریب سے سُن سکیں ؃

جلسہ گاہ کے پانچ دروازے بنائے گئے تاکہ عورتوں کو چپ چاپ نکلنے میں سہولت ہو۔ لیکن غل غپاڑا ننھے ننھے بچوں کے ساتھ غالباً ایک لازمی چیز ہے ؃

جلسہ کی منتظمہ محترمہ ام طاہر احمد صاحبہ تھیں۔ جنہوں نے اس فرض کو تندہی سے سرانجام دیا اور کارروائی کے وقت قیامِ امن کی کوشش کی ؃

چندہ اگرچہ مانگا نہ گیا تھا۔ تاہم عورتوں نے ازخود زیورات وغیرہ کی شکل میں ادا کیا ؃

جلسہ گاہ کے ساتھ ہی ایک کمرہ میں نمائش کا انتظام تھا۔ افسوس ہے کہ اس دفعہ زیادہ دلچسپی کا اظہار نہ کیا گیا صرف سیالکوٹ۔ سہارنپور۔ کرنال اور قادیان کی چند اشیاء موجود تھیں۔ اس کی وجہ غالباً یہ ہے کہ تحریک بہت پہلے شروع نہ ہوئی۔ اور عجلت میں زیادہ عورتیں شامل نہ ہو سکیں۔ شاید آئندہ سال اس کی اصلاح ہو سکے ؃

موسم بوجہ صاف مطلع ہونے کے خوشگوار رہا۔ اور باوجود انبوہِ کثیر ہونے کے کوئی ناگوار واقعہ پیش نہ آیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

مختصر رُوئیداد جلسہ خواتین ۱۹۳۳ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پہلے دن کی کارروائی

۲۶ر دسمبر بروز منگل ٹھیک ۱۱½ بجے بصدارت حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم اُستانی میمونہ صوفیہ صاحبہ نے کی۔ محمدیؔ بی بی احمدی بی بی اور مریم صدیقہ بنت جناب ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے نظمیں سنائیں ؃

اسکے بعد محترمہ سیدہ فضیلت بیگم صاحبہ نے "برکات اسلام" پر ایک تقریر کی اور بتایا کہ اسلام نے توحید کا سبق دیا ہے۔ عورتیں مائل بہ شرک ہیں۔ کیونکہ وہ خاوند کو ایک مجازی خدا سمجھتی ہیں۔ اور اُس کی رضاجوئی کے لئے اُن کو شرک و بدعت کی باتیں کرنی پڑتی ہیں۔ توحید کی تعلیم عورتوں کے لئے بڑی برکت کا موجب ہے ؃

آپکے بعد عزیزہ رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مرزا گل محمد صاحب نے لاتحسبن ذنباً صغیراً کی تشریح کی اور بتایا کہ کسی گناہ کو چھوٹا نہ سمجھنا چاہیئے ؃

۱۲½ بجے مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری تشریف لائے۔ آپنے صوم و صلوٰۃ کی اہمیت کیطرف عورتوں کو توجہ دلائی۔ اور بتایا کہ نماز فرائضِ اولیٰ میں سے ہے آپ نے روزے کا فلسفہ بیان کیا اور بتایا کہ روزہ کن کن حالات میں فرض نہیں ہے ؃

جناب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کا لیکچر پورے ۱½ بجے شروع ہوا۔ آپ نے پُرجوش الفاظ میں

حضرت ہاجرہ۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰ اور عمار بن یاسر کی والدہ کی قربانیوں کے متعلق توجہ دلاتے ہوئے احمدیہ خواتین سے اپیل کی کہ وہ اُن کا نمونہ پکڑیں۔ آپ نے کہا "آج جانوں کا مطالبہ نہیں ہے۔ مالی قربانی کی ضرورت ہے۔" عورتوں کو سادگی کی تلقین کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ "سادگی سے زندگی گذارو۔ اور یورپ کا فیشن مت لو۔" آپ نے بار بار ان الفاظ پر زور دیا۔ کہ اپنی نسلوں میں اسمٰعیلؑ پیدا کرو اور صحابیات کی قربانیوں کا نمونہ پکڑو۔ آپ نے کہا "احمدیت کی زندگی ایک موت چاہتی ہے۔ جو معمولی موت نہیں نفس کی خواہشوں کی موت ہے۔ اس قربانی کے بعد ایک کبھی نہ مٹنے والی جنت ہے۔ جو تمہارے لئے منتظر ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا انسان اپنے لئے اپنی جنت خود بنالیتا ہے۔ پس تم سادہ رہو اور اپنی زندگی میں ایک انقلاب برپا کردو۔"

آپ کے بعد عقیلہ خاتون اور امۃ المہدی نے نظمیں پڑھیں۔ اور امۃ اللہ بیگم صاحبہ بنت شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری نے تقریر کی جس میں واضح کیا کہ احمدیہ خواتین کا نصب العین تبلیغ ہے +

پھر زینب بی بی صاحبہ اہلیہ حکیم احمد الدین صاحب شاہدرہ نے اپنے مختصر مضمون میں مستورات کے مختلف فرائض کو بیان کیا اور ۳½ بجے جلسہ کی کارروائی ختم ہوئی +

دوسرے دن کی کارروائی

دس بجے کارروائی شروع ہوئی۔ کرم بی بی بنت منشی گلاب دین صاحب رہتاس نے تلاوت کی اور آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ سید گل نور صاحب کابلی نے نظم پڑھی۔ پھر سعیدہ صادق صاحبہ نے نظم سنائی۔ جو خاموشی سے سنی گئی۔ اس کے بعد محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ محمد نواز نے بڑی رنگی سے اپنی تقریر میں "احمدیت کی ترقی کا راز" کھول کر بیان فرمایا۔ کہ اسوۂ حسنہ رسول کریم صلعم اور اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول میں ہے۔ اور یہ بھی فرمایا کہ خلیفہ وقت کا وجود مسعود اسی اطیعوا الرسول کے تحت ہی قائم ہوتا ہے۔ لہذا اس کی کامل فرمانبرداری واجب ہے +

۱۱ بجے محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ اہلیہ ملک کرم الٰہی صاحب نے تقریر شروع کی اور ثابت کیا۔ کہ انبیاء کی آمد دنیا کے لئے رحمت کا باعث ہوتی ہے۔ آپکی تقریر مکمل خاموشی سے سُنی گئی +

پونے بارہ بجے استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ نے اپنا مضمون سُنایا جس میں بتایا کہ زمانہ حال میں قتل اولاد والی آیت کس کس طرح صادق آتی ہے آپ نے بتایا کہ موجودہ زمانہ میں بچوں کو دین اور علم نہیں سکھایا جاتا اور یہ بھی قتل اولاد کے مترادف ہے۔ آپ نے ابھی پوری تقریر ختم نہ کی تھی۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تشریف لے آئے حضور کی مفصل تقریر اسی پرچہ میں کسی دوسری جگہ درج ہے۔ حضور نے علم الادیان سیکھنے کیطرف توجہ دلائی حضور کے بعد سیکرٹری لجنہ اماء اللہ نے اپنی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ کارکردگی پڑھی ۞

پھر جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے احمدیت پر بڑے بڑے اعتراضوں کو بیان کیا اور بتایا کہ محمدی بیگم۔ عبد اللہ آتھم۔ لیکھرام اور ثناء اللہ وغیرہ کے متعلق پیشگوئیاں کس صفائی سے پوری ہوئیں۔ ۳ بجے اجلاس ختم ہوا ۞

تیسرے دن کی کارروائی

تلاوتِ قرآن کریم و نظم کے بعد جناب مفتی محمد صادق صاحب نے ذکر حبیب نہایت دلچسپ رنگ میں سُنایا۔ اور آپ کے بعد بابا محمد حسن صاحب نے عورتوں کی مشرکانہ رسوم کو بیان کرتے ہوئے اُن کو اُن سے باز رہنے کی تلقین کی ۞

پھر جناب مولوی ظہور حسین صاحب مبلغ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی پیشگوئی "آہ نادر شاہ کہاں گیا" کی تصریح کرنے کے بعد بتایا کہ جس طریق سے یہ پوری ہوئی اُسکو دیکھکر عقل دنگ رہ جاتی ہے ۞

پھر دو لڑکیوں نے نظم سنائی اور جناب مولوی حافظ غلام رسُول صاحب وزیر آبادی نے پنجابی میں وعظ کیا۔ جس میں آپ نے عورتوں کو صحیح دین پر قائم رہنے کی نصیحت کی ۞

اسکے بعد سعیدہ صادق صاحبہ نے نظم پڑھی اور عورتوں نے از خود چندہ دیا۔ پونے دو بجے میاں احمد الدین صاحب زرگر نے چندہ کشمیر کے متعلق تحریک کی اور $2\frac{1}{2}$ بجے اجلاس ختم ہوا ۞

(راقمہ سکینۃ النساء)

فرائض مستورات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ وہ مضمون ہی جو جلسہ سالانہ خواتین جماعت احمدیہ پر پڑھا گیا

سب سے پہلے میں اللہ تعالیٰ کا شکر اور حمد کرتی ہوں۔ جس نے محض اپنے فضل و رحم سے مجھے یہ موقعہ بخشا ہے کہ میں باوجود علمی بے بضاعتی اور کم مایگی کے بڑی بڑی عالمہ فاضلہ اور بزرگ ہستیوں کی موجودگی میں اپنے ناچیز خیالات کا اظہار کروں۔ اور پھر ایسے اہم مضمون پر کہ جسپر عمل پیرا ہونا احمدیت کے روشن مستقبل کے لئے نورٌ علیٰ نور کا حکم رکھتا ہے۔ میری مراد اس سے یہ ہے کہ احمدیت کی آئندہ ترقی اور شاندار مستقبل کیلئے احمدی خواتین ایک زبردست قوت اور مردوں کے ساتھ ساتھ برابر کی شریک ہیں۔ یعنے جس طرح احمدیت کی گاڑی کو چلانے کے لئے طبقۂ ذکور کارفرما ہے۔ اسی طرح طبقۂ اناث کا بھی فرض ہے۔ کہ اس گاڑی کو چلانے کے لئے مردوں کے دوش بدوش ہو کر کام کرے کیونکہ دین و دنیا کی ہر قسم کی ترقی میں عورت کا حصّہ ہے۔

عام مستورات بوجہ کمی علم و تجربہ کے اس امر سے ناواقف ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ نے جیسے مردوں پر دینی و دنیوی فرائض رکھے ہیں۔ اسی طرح عورتوں پر بھی فرائض عائد کر رکھے ہیں۔ جنکی انجام دہی کے بغیر وہ ترقی و فلاح جسکا وعدہ اس نے اپنے رسولوں کی معرفت دے رکھا ہے حاصل نہیں ہو سکتی دنیا ایک عالم اسباب ہے۔ اور ہر ایک امر چند

اسباب کے ساتھ وابستہ کیا گیا ہے۔ تاوقتیکہ وہ تمام اسباب اور ذرائع مہیا نہ ہوں۔ کوئی کام بھی خواہ دنیا کا ہو یا دین کا بالکل تکمیل تک نہیں پہنچ سکتا۔ مثلاً بنی نوع انسان کی ... ترقی کے لئے اگر خدا تعالےٰ نے مرد کو ابو الکائنات بنایا ہے۔ تو ساتھ ہی عورت کو بھی ام الکائنات بننے کا فخر بخشا ہے۔ سو جبتک دونو وجود اپنے فرائض منصبی میں احسن طریق اختیار نہ کریں۔ تب تک نسل اور جنس ترقی کا منہ نہیں دیکھ سکتے۔ اسی طرح ہر ایک ترقی مذہبی ہو یا سیاسی۔ تمدنی ہو یا معاشرتی۔ دونو اصناف کی متفقہ مساعی کی رہین منت ہے۔ دنیا میں جسقدر بھی علوم وفنون اور ضروریات انسانی کی اشیاء ہیں۔ وہ اگر ایک طرف مردوں کی جگر کاوی اور دماغ سوزی کے بغیر پایہ تکمیل تک نہیں پہنچ سکتیں تو دوسری طرف عورتوں کی شبانہ روز کی محنتہائے شاقہ کے بغیر بھی پروان نہیں چڑھ سکتیں۔ غرض کہ دنیا کی ہر بات میں عورت کو بہت بڑا دخل ہے ❊

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے اپنی رحلت سے دو اڑھائی سال پہلے الوصیۃ لکھکر اپنے بعد کی آنیوالی بیشمار برکات کو جنکا وعدہ اللہ تعالیٰ نے حضور سے فرمایا تھا۔ قدرت ثانیہ یا خلافت کے ساتھ وابستہ فرمادیا تھا۔ چنانچہ حضور کے رفع الے اللہ ہوجانے کے بعد ہم دیکھ رہی ہیں۔ کہ وہ مالک حقیقی اپنے تمام وعدے یکے بعد دیگرے خلافت کے سلسلہ کی طفیل پورے فرما رہا ہے۔ خلافت ثانیہ کی برکات میں سے یہ کس قدر عظیم الشان برکت ہے کہ خدا تعالےٰ کے فضل ورحم کے ساتھ سلسلہ عالیہ احمدیہ ہندوستان کے اندر ہی محدود نہیں رہا۔ بلکہ دنیا کے تمام ممالک شرقیہ وغربیہ میں روز افزوں پھیل رہا ہے (اللّٰھم زدفزد) اور وہ وقت قریب آرہا ہے۔ کہ دنیا کی برسر اقتدار تمام قومیں نیازمندی کے ساتھ اس سلسلہ کو قبول کرینگی۔ اور بادشاہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے ❊

سلسلہ کی وسعت وارتقاء کا ایک ثبوت یہ جلسۂ مستورات بھی ہے۔ ایک وہ وقت تھا کہ صرف مردوں کا جلسہ ہی ہوتا تھا۔ اب خدا کے فضل سے مردوں اور عورتوں کے علیحدہ علیحدہ پر رونق اور کامیاب جلسے ہو رہے ہیں۔ اور عورتوں کو بھی اسی طرح سلسلہ کے کاموں میں حصہ لینے کا موقعہ دیا گیا ہے۔ جسطرح مردوں کو بلکہ مجلس مشاورت میں بھی عورتوں کو حق رائے دہندگی دیا گیا ہے ❊

اور یہ عورتوں کا حق تھا جو انکو دیا گیا ہے۔

جس طرح مردوں کو سلسلہ کے انتظامات میں دخل تھا۔ اسی طرح عورتوں کو بھی دیکر ہماری پسماندہ طبقہ کی نہ صرف دنیوی رنگ میں ہی عزت افزائی کیگئی ہے۔ بلکہ دین و دنیا ہر دو میں ترقی کرنے اور اپنے پیدا کرنے والے حقیقی مالک کو خوش کرنے کا سامان ہمیں عطا کیا گیا ہے۔ ہم مستورات کے لئے یہ بہت بڑی خوشی اور شکر کی بات ہے۔ کہ حضرت

خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو ہماری ترقی کا خصوصیت کے ساتھ خیال ہے۔ اور حضرت کا خیال بالکل قانون قدرت کے مطابق ہے۔

جیسا کہ میں پہلے عرض کر چکی ہوں۔ اس دنیا میں عورت اور مرد کا اشتراک عمل ہی دینی و دنیوی کامیابی اور فلاح دارین کے لئے ضروری ہے۔ اگرچہ یہ بات سچ ہے۔ کہ بعض اوقات اور حالات کے ماتحت عورت کا حلقۂ فرائض مرد کے دائرۂ فرائض سے کچھ اختلاف بھی رکھتا ہے۔ مگر یہ اختلاف اُن دو دائروں کی طرح نہیں جو ایک دوسرے سے فاصلہ پر کھینچے گئے ہوں بلکہ ان دو دائروں کا باہم اس قدر گہرا تعلق اور نازک رشتہ اور باہمی ربط ہوتا ہے۔ کہ اگر ایک دائرہ کو مٹا دیا جائے۔ تو دوسرا قائم نہیں رہ سکتا۔ اسی واسطے کہا جاتا ہے۔ کہ عورت مرد کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ یا قرآن مجید کی فصیح و بلیغ زبان میں اس طرح کیوں نہ کہہ لیا جائے۔ کہ

مرد عورتوں کا لباس ہیں اور عورتیں مردوں کا لباس ہیں۔

اسقدر گہرا تعلق ہوتے ہوئے کیا میں اپنی بہنوں سے دریافت کر سکتی ہوں کہ ہماری اپنے فرائض سے بیخبری اور غفلت کا نتیجہ کیا ہوگا۔ اُف اس تصور سے میرا کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ کہ ہماری سہل انگاریوں کی نحوست سے سلسلہ کی ترقی میں روکاوٹ واقع ہو جائے۔ خدا نہ کرے کہ ہم پر وہ دن آئے کہ ہم اپنے فرائض کی بجا آوری سے دستکش ہوں۔ اور نہ صرف خود ہی افضال و نعمائے خداوندی سے محروم رہ جائیں۔ بلکہ مردوں کے بھی منزل مقصود پر جلد از جلد پہنچنے میں حارج اور مزاحم ہوں۔

اندریں حالات ہمارا سب سے پہلا فرض ہے کہ ہم اپنے طبقہ کی پس ماندہ اور بیخبر مستورات کو سلسلہ حقہ کی تمام موجودہ ضروریات سے کما حقہٗ آگاہ اور واقف بنائیں۔ اس کے بعد سب مل کر سلسلہ کے جسم کی ریڑھ کی ہڈی صیغۂ بیت المال کو وسعت دینے اور مضبوط کرنے کیلئے ایڑی چوٹی کا زور لگائیں۔ خدائے تعالیٰ کی پاک کلام کی تعلیم و تدریس کا سلسلہ مستورات میں قائم کریں۔ تاکہ وہ اپنے تمام دینی و دنیوی فرائض سے جو اس واحد لاشریک نے ہمارے ذمہ لگا رکھے ہیں۔ سرانجام دینے کی سعی و کوشش میں سرگرم عمل ہوں۔ یہ مضمون اتنا اہم اور اس قدر وسیع ہے۔ کہ اس پر بہت کچھ کہنا چاہیئے اور کہا جا سکتا ہے۔ لیکن میں نے اپنی علمی کم مائیگی اور قلت وقت کی وجہ سے اسکو بالکل محدود اور مختصر کر دیا ہے۔ تاکہ میری وہ بزرگ بہنیں جو مجھ عاجزہ سے اپنے علم و فضل سے اعلےٰ اور افضل ہیں۔ اپنے بے نظیر اور انمول خیالات سے ہمیں مستفید و مستفیض فرمائیں۔

والسلام

(عاجزہ زینب بی بی اہلیہ حکیم احمد الدین صاحب
امیر جماعت احمدیہ شاہدرہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عجائبات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام میں چار عورتوں کو یہ عزت حاصل ہوئی کہ ان میں سے ہر ایک کے بطن سے دو خلیفے پیدا ہوئے۔

اول:۔ فاطمۃ الزہرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چہیتی بیٹی جنکے دونوں بیٹے حضرت امام حسنؓ اور حضرت امام حسینؓ سے لوگوں نے بیعت کی۔

دوم:۔ بنت عباس صبیۃ عبدالمالک بن مروان کی بیوی جس کے بطن سے عبدالمالک کے دو بیٹے ولید اور سلیمان پیدا ہوئے اور دونوں نے مسند خلافت کو زینت دی۔

سوم:۔ ماہر فیروز ابن یزدجرد کی بیٹی ولید ابن عبدالمالک کی بیوی جس کے بطن سے ولید سے دو فرزند یزید اور ابراہیم پیدا ہوئے۔ اور دونوں سریر آرائے مسند خلافت ہوئے۔

چہارم:۔ خیزران خلیفہ مہدی عباسی کی بیوی جس کے بطن سے موسیٰ ہادی اور ہارون الرشید جیسے نامور خلیفے پیدا ہوئے۔ ایک مسلمان خاتون کو خدائے قدوس نے یہ رتبہ دیا کہ اس کے تمام بزرگ قبائے خلافت سے مفتخر تھے۔ اس بانصیب عورت کا نام عاتکہ تھا۔ اور وہ یزید بن معاویہ کی بیٹی تھی۔

اس کا باپ یزید خلیفہ تھا۔

اس کا دادا ابن ابی سفیان خلیفہ تھا۔

اس کا بھائی معاویہ بن یزید خلیفہ تھا۔

اس کا شوہر عبدالمالک بن مروان خلیفہ تھا۔

اس کا خسر مروان ابن الحکم خلیفہ تھا۔

اس کا بیٹا یزید بن عبدالمالک خلیفہ تھا۔

اس کے تین سوتیلے بیٹے ولید۔ سلیمان اور ہشام خلیفے تھے۔

بنی عباس میں اس کی مثال زبیدہ جعفر ابن منصور کی بیٹی ہے۔ جس کا دادا منصور اس کے دادا کا بھائی سفاح اس کا شوہر رشید اس کا چچا مہدی اس کا بیٹا امین اور ان کے چار سوتیلے بیٹے مامون معتصم۔ واثق اور متوکل سب کے سب خلیفہ تھے۔

مسلمانوں میں ایک خلیفہ ایسا ہوا ہے۔ جسکو اس کے چار بزرگوں نے خلافت کی سلامی دی یہ خلیفہ ہارون الرشید تھا۔ جسکو خود اس کے چچا اس کے باپ کے چچا اور اس کے دادا کے چچا نے خلافت کا سلام کیا

خلیفہ متوکل عباسی کی خلافت اس کی کنبہ والوں میں سے سات ایسے اشخاص نے تسلیم کی جن میں سے ہر ایک کسی نہ کسی خلیفہ کا فرزند تھا۔ ان کے اسماء یہ ہیں۔ احمدؐ بن واثق۔ احمدؐ بن معتصم۔ سلیمان بن مامون۔ عبداللہ بن امین۔ ابو محمدؐ بن رشید۔ عباس بن ہادی اور منصور بن مہدی۔ معتصم باللہ بن ہارون الرشید اور ابراہیم بن مہدی کے مابین ایک عجیب ماجرا گزرا جس زمانہ میں ابراہیم بن مہدی خلیفہ تھا۔ معتصم نے اس کے ہاتھ کو بوسہ دیا۔ اور پھر اپنے بیٹے کو اس کے روبرو کیا۔ وہ امیر المومنین یہ میرا نور نظر ہارون الرشید آپ کی دست بوسی کا شرف حاصل کرتا ہے۔ ابراہیم بن مہدی

نے اسے دس ہزار درہم انعام دئے جانے کا حکم دیا۔ پھر جسوقت معتصم سریر آرائے مسند خلافت ہوا اسوقت ابراہیم بن مہدی نے بالکل اسی طریقہ سے معتصم کے ہاتھوں کو بوسہ دیکر اپنے فرزند ہبتہ اللہ کو اس کے روبرو پیش کرتے ہوئے کہا۔ یہ امیرالمومنین آپکا غلام میرا نور نظر ہبتہ اللہ آپکی دست بوسی کی عزت حاصل کرتا ہے۔ معتصم نے بالکل اسی انداز سے دس ہزار درہم اسکو انعام دیا۔ یہ تاریخ خلفائے اسلام کے واقعہ میں ایک نہایت دلچسپ اور بے مثال واقعہ ہے۔ ایک خلیفہ ایسا ہوا۔ جس کے تمام امور میں آٹھ کا عدد نمایاں تھا۔ اس کا نام خلیفہ معتصم تھا۔ عباسی خلفا میں یہ آٹھواں خلیفہ تھا ولادت ۱۷۸ھ میں ہوئی عمر ۴۸ سال کی ہوئی رشید کے بیٹوں میں آٹھواں تھا۔ ۸ سال ۸ ماہ اور ۸ یوم اس نے حکومت کی اپنی اولاد میں ۸ بیٹے اور ۸ بیٹیاں چھوڑیں۔ اور جو ترکہ اس نے چھوڑا اس کی تفصیل یوں ہے:۔

۸ ہزار دینار۔ ایک ہزار ۲۸ درہم ۱۸ ہزار سواری کے جانور اس نے ۸ فتوحات حاصل کیں۔ ماہ ربیع الاول کے ختم ہونے میں ۸ دن باقی تھے۔ کہ اس کا انتقال ہوا۔ انہی وجوہ سے اسکا نام "المثمن" مشہور تھا۔

ایک خلیفہ کے دس بھائی اور دس ہی بھتیجے تھے۔ یہ مروان بن الحکم تھا۔ تاریخ اسلام میں ایک ایسی رات گزری ہے۔ جس میں ایک خلیفہ کا انتقال ہوا ہے، اور دوسرا تخت خلافت پر متمکن ہوا۔ تیسرا خلیفہ پیدا ہوا۔

یہ یوم شنبہ کی رات ماہ ربیع الاول سنہ ۱۷۰ھ میں [illegible]

باقی رہنے کی تھی۔ اس عظیم الشان رات کو خلیفہ ہادی عالم بقا کو سدھارا اور ہارون الرشید مسند نشین خلافت ہوا۔ اور مامون رشید نے دار فانی میں قدم رکھا یہ بے شبہ تاریخ میں ایک بے نظیر رات تھی۔

دو خلیفے جن میں سے ہر ایک کا نام جعفر تھا اپنی اپنی باری چہارشنبہ کے دن شہید ہوئے یہ متوکل اور مقتدر تھے۔ دو خلیفے ایسے ہوئے جنہوں نے اپنے باپوں کی زندگی میں مسند خلافت حاصل کی دونو کا نام "ابی بکر" ہے۔ اول ابوبکر صدیق اور دوسرے الطائع عباسی چار بھائی ایسے تھے۔ جو یکے بعد دیگرے تخت خلافت پر بیٹھے اور ان کے اسماء یہ ہیں۔ ولید۔ سلیمان۔ یزید اور ہشام عبدالملک بن مروان کے بیٹے۔

"الہلال" مصر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خریداران مصباح توجہ فرمائیں

میں نے کئی دفعہ اخبار میں اعلان کیا ہے کہ مصباح کا خرچ زیادہ اور آمد کم ہے اور کئی خواتین باوجود تعلیمیافتہ ہونیکے اسکے لئے مضامین بھی نہیں لکھتیں اسکا نتیجہ ظاہر ہے پس قبل اسکے جو کوئی ناگوار فیصلہ کرنا پڑے۔ مصباح کی توسیع اشاعت کیلئے پوری پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ یہانتک کہ کوئی احمدی گھر ایسا نہ رہے جو مصباح کا خریدار نہ ہو۔ اور کئی سو ایسے خریدار ہیں۔ جن کیطرف سے تاحال سنہ ۳۳ء کا چندہ وصول نہیں۔ دی پی بھی انکاری ہو کر آگئے وہ مہربانی فرماکر چندہ ادا فرمائیں۔ (منیجر)

شذرات

برطانیہ میں ہر سال نزلہ اور زکام کی وجہ سے دو کروڑ پونڈ کا نقصان ہوتا ہے۔ اس میں ڈاکٹروں کی فیس دواؤں کی قیمتیں وغیرہ شامل ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وارسا ۱۲ر دسمبر۔ پولینڈ کی ایک خوبصورت عورت بے کاری کی وجہ سے اسبات پر مجبور ہوگئی ہے۔ کہ جیل میں پھانسی دینے والے جلاد کی جگہ کام کرے۔ یہ ملازمت اس نے خاص درخواست کرکے حاصل کی ہے۔ ایک سو آدمیوں کو پھانسی دینے کے بعد اُسے سبکدوش کردیا جائے گا۔

اس سال پنجاب یونیورسٹی کے امتحانات میں کامیاب عورتوں کی تعداد اس طرح پر رہی:۔
بی۔اے میں ۶۴، بی ٹی میں ۱۸، ایم۔اے میں ۲۔ ایل۔ایل۔بی میں ایک۔ اور ڈاکٹری (ایم۔بی) میں ۱۵ کامیاب رہیں۔ اسکے علاوہ ۲۸۴ میٹریکولیشن میں اور ۱۱۴ انٹرمیڈیٹ کے امتحان میں پاس ہوئیں۔

جسٹس جے لال کی صاحبزادی مس شرما جے لال صوبہ پنجاب کی پہلی لیڈی وکیل ہیں۔ آپ کو سند ملنے وقت حاضرین کیطرف سے اظہار تحسین کیا گیا۔

یورپ میں خاص طور پر انگلستان کی عورتوں میں آجکل ایک نئی تحریک شروع ہے۔ وہ یہ ہے کہ یورپ کی عورتیں کالے رنگ والے لوگوں سے شادی نہ کریں۔ اس تحریک کو فروغ دینے کے لئے عورتوں کی ایک انجمن بھی قائم ہوگئی ہے۔ جس کی طرف سے دو چار اخباروں میں مختلف مضامین بھی شائع ہوئے ہیں۔ جن میں یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ کہ یورپین عورتوں کو کالے رنگ والے لوگوں سے شادی کرنے میں کتنی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

اس مہینہ میں برمنگھم (انگلینڈ) میں ایک ۵ فٹ ۱۸ انچ لمبے مرد کی شادی دو فٹ ۹ انچ لمبی لڑکی کے ساتھ ہوئی ہے۔ دولہا کا نام مسٹر سموئل رابنسن اور دلہن کا نام فینسی کوچ ہے۔

نیویارک ۱۹ر دسمبر۔ بروک لین ہائیکورٹ کے جج نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ اگر کوئی عورت اونچی ایڑی کے بوٹ پہنے اور اس طرح گر جائے۔ تو زخمی ہونے کی صورت میں قانون اس کی حفاظت نہیں کرے گا۔ یہ فیصلہ ایک تازہ دعوٰی میں اس نے کیا ہے۔ جو ایک ۴۸ سالہ عورت نے ایک کشتی بان پر ۱۵ ہزار پونڈ کے ہرجانہ کا کیا۔ جبکہ وہ کشتی پر سوار ہوتے وقت گر پڑی۔ اور زخمی ہوگئی۔
اس عورت کے بوٹ کی ایڑی چار انچ اونچی تھی۔ جج نے اس کا دعوٰی خارج کردیا ہے۔

کانپور ۴ر جنوری۔ ایک تالاب کے کنارے پر ۹ عورتیں

مٹی کھود رہی تھیں۔ کہ ان میں سے چھ عورتیں مٹی کے نیچے دب کر مر گئیں۔ باقی زخمی ہو گئی ہیں۔ پولیس امداد کے لئے پہنچ گئی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رنگون (بذریعہ ڈاک) یامیتھن مقام سے ایک نہایت دردناک حادثہ کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ایک برمی عورت نے خاص حالات کی صورت میں اپنے ایک سالہ بچہ کو ہلاک کر ڈالا۔ کہا جاتا ہے۔ کہ عورت مذکور اپنے بچہ کو گود میں لئے ہوئے دھان کوٹ رہی تھی۔ کہ بچہ گود سے گر کر اتفاقیہ طور پر بڑی اوکھلی میں جا پڑا عورت کی موہلی بچہ کے سر پر پڑی اور اسکا کام تمام ہو گیا۔ مردہ بچہ کو عورت ہسپتال لیکر آئی۔ اور اس نے یہ اپنے بچہ کی اس دردناک موت کا قصہ ڈاکٹر کو سنایا۔

(لنڈن ۲۳ دسمبر) دو بہنوں کی جو اپنی تمام عمر ایک جیسا کام کرتی رہیں۔ اور ہمیشہ اکٹھی رہتی تھیں۔ حال ہی میں موت واقع ہوئی ہے۔ ان کی موت کے درمیان صرف چند گھنٹوں کا وقفہ تھا۔ ایک کی عمر ۳۲ سال کی اور دوسری کی ۳۳ سال کی تھی۔ انہیں ایک ہی قبر میں دفن کیا گیا۔ دونو ایک جیسا لباس پہنتی تھیں۔ چند دن ہوئے چھوٹی بہن بیمار ہو گئی۔ تو بڑی بھی اس کی تیمارداری کرتے بیمار ہو گئی۔ جب چھوٹی بہن مر گئی۔ تو بڑی نے کہا کہ میں بھی اس کے پاس جانا چاہتی ہوں۔ چنانچہ چند ہی گھنٹوں میں اسکی یہ خواہش پوری ہو گئی۔

فیروزپور کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ عورت کے خلاف اپنے خاوند کو قتل کروانے کے الزام میں مقامی مجسٹریٹ کی عدالت میں مقدمہ چل رہا تھا۔ گذشتہ روز وہ..... جیل کی دیواریں جو ۱۰ فٹ اونچی تھی میخیں لگا کر دیوار پر سے جیل والوں کی نظر بچا کر رات کے وقت چڑھ گئی اور پھر چھلانگ لگا کر کہیں بھاگ گئی۔ صبح کے وقت جب گنتی ہونے لگی تو اسے اپنے کمرہ میں نہ پایا گیا تو فوراً خطرہ کا الارم بجا دیا گیا۔ جس کے بجنے کے فوراً بعد وہاں تمام وارڈر جمع ہو گئے۔ اس عورت قیدی کی بہتیری تلاش کی گئی۔ لیکن تادم تحریر نہ مل سکی۔ پولیس اس کی بڑی سرگرمی سے تفتیش کر رہی ہے۔

عرب کے دو قبیلوں بنوذبیان اور بنوعبس کے درمیان تقریباً چالیس سال سے لڑائی کے شعلے بھڑک رہے تھے۔ تم یہ معلوم کرکے دنگ رہ جاؤ گی۔ کہ چالیس سال سے بھڑکتے ہوئے شعلوں کو ٹھنڈا کرنے کی فکر جس نے کی وہ ایک عورت تھی۔ جس کا قصہ اسطرح ہے۔ کہ اوس بن حارثہ بن لام الطائی نے جب اپنی بیٹی بہیسہ کا نکاح حارث بن عوف المری سے کر دیا اور حارث اپنی بیوی کے پاس گیا تو بہیسہ نے اُس سے کہا کہ:- جب عرب ایک دوسرے کو قتل کر رہے ہیں تو کیا ایسی صورت میں آپ عورتوں کے لئے فارغ ہو بیٹھے ہیں۔ حارث نے کہا کہ:- پھر تم کیا چاہتی ہو۔ بہیسہ نے کہا کہ بنوعبس اور بنوذبیان کے درمیان جو ایک مدت سے لڑائی ہو رہی ہے بیچ

آپ اس جنگ کو ختم کرائیے ۔ ان کی صلح کرائیے اور پھر واپس آئیے؛

حارث اسی وقت گھر سے نکلا اور خارجہ بن سنان کے سامنے ان دونوں قبیلوں میں صلح کرانے کا معاملہ پیش کیا۔ جسکو خارجہ نے بہت پسند کیا۔ اور دونوں اٹھکر دونوں قبیلوں کے آدمیوں کے پاس گئے اور کوشش کرکرا کے اُن کے اموال سے مقتولوں کی دیت دلادی اور اُنہیں صلح کرادی۔ یہ ہیں زندہ قوم کی عورتوں کے کام اور اظہار وفاداری۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس دنیا میں ہر گھنٹہ میں ۔ ۵۴۴۰ آدمی پیدا ہوتے اور ۴۳۶۰ مرتے ہیں۔ یعنی ہر گھنٹہ انسانی آبادی میں بقدر ۱۰۸۰ کے اضافہ ہوتا ہے؛

بارہ سو شادیاں ہوتی ہیں۔ اور ۵۰ لاکھ طلاقیں عمل میں آتی ہیں؛

پندرہ قتل رُونما ہوتے ہیں؛

۱۹۸۵۰۰ اجرائم وقوع میں آتے ہیں جن میں سے صرف ۷۷۰۰۰ اجرائم میں مجرموں کو سزا ملتی ہے

۹۹۶۰۰ ٹن شکر بنتی ہے۔ لیکن ان میں سے محض ۹۸۰۰۰ ٹن استعمال ہوتی ہے؛

۴۷½ لاکھ پینٹ شراب اور ۵ کروڑ پیالے کافی استعمال ہوتی ہے؛

ڈھائی کروڑ سیر آلو ½ ۲۲ لاکھ سیر گوشت ½ ۳ کروڑ سیر روٹی اور ۲۵ لاکھ انڈا کھایا جاتا ہے؛

۴۰۰۰ تار بھیجے جاتے ہیں۔ اور ایک ارب ۴ کروڑ

۱۶ لاکھ خطوط و پارسل وغیرہ روانہ کئے جاتے ہیں جن پر ۷ کروڑ روپیہ کی مالیت کا ٹکٹ لگا ہوتا ہے؛

روزانہ اخبارات کے ۴ کروڑ پرچے چھپتے ہیں۔ چار طوفان اور ایک زلزلہ آتا ہے؛

سُورج کے گرد اپنی گردش میں زمین ۱۱۱۴ میل کا فاصلہ طے کرتی ہے؛

دو پیسے سے لیکر پونے تین سو روپیہ تک فی کس اجرت ملتی ہے۔ دو پیسے تو ہندوستان میں مزدوروں کو ملتا ہے۔ اور پونے تین سو روپیہ فی گھنٹہ امریکن الیکٹرک ٹرسٹ کمپنی کے صدر کو؛

مانچسٹر کی ریسرچ انسٹی ٹیوشن وسیع تجربات کے بعد شیشے کی قسم کا چمکدار کپڑا تیار کرنے میں کامیاب ہوگئی ہے۔ آجکل عورتیں ساڑھیوں اور دیگر کپڑوں کے کناروں پر چمکدار فیتے لگاتی ہیں۔ اب کشیدہ کاڑھنے کے بغیر مخمل اور دیگر ریشمی کپڑوں کے کنارے اس چمکدار کپڑے کے بنائے جائینگے۔ یعنے آئیندہ عورتوں کی ساڑھیوں اور قمیصوں پر چمکدار فیتے وغیرہ لگانے کی ضرورت نہیں رہیگی۔ انسٹی ٹیوشن کئی ماہ کے تجربات کے بعد اس قسم کا کپڑا بنانے میں کامیاب ہوئی۔ لنکا شائر کے کارخانوں میں یہ کپڑا تیار بھی ہونا شروع ہوگیا ہے۔ نئی قسم کا یہ کپڑا دھونے پر بھی خراب نہیں ہوتا۔ جس کپڑے کے کنارے اس چمکدار کپڑے کے بنانے مقصود ہوں۔ اُسے مشین میں سے گذار دیا جاتا ہے۔ جہاں اس کے کنارے چمکدار بن جاتے ہیں؛

کیا صحابہ کرام کی نعشیں صحیح وسالم نکلیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار مصباح مطبوعہ ۱۵؍ نومبر صفحہ ۱۱ پر ایک مضمون تہذیب النسوان لاہور سے نقل کیا گیا تھا۔ جسمیں یہ ذکر کہ سلمان پاک مدائن (بغداد) میں حضرت حذیفہ اور جابر رضی اللہ عنہما کے اجساد مطہرہ صحیح وسالم برآمد ہوئے۔ چونکہ مضمون نگار محترمہ محمودہ سلطانہ ایک روشن خیال خاتون ہیں۔ اسلئے میں نے ان کے بیان پر اعتماد کرتے ہوئے مصباح میں لے لیا لیکن بغداد میں ہماری جماعت کے افراد ہیں۔ ان کیطرف سے بقلم الحاج عبداللہ صاحب کرد المبشر الاسلامی اسکی سخت تردید آئی ہے۔ اور مجھ سے یہ بجا شکوہ ہے۔ کہ کیوں بغیر تحقیقات کے ایک ایسی بات شائع کر دی جو صحیح نہیں۔ حاجی عبداللہ صاحب لکھتے ہیں کہ یہ بالکل غلط ہے۔ کہ لاشیں صحیح وسالم نکلیں۔ چند ہڈیاں تھیں جنکو بوجہ سیلاب وزیر اوقاف نے منتقل کر دیا۔ جس دھوم دھام کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس میں بھی بہت مبالغہ ہے۔

میں امید کرتا ہوں کہ ہمعصر تہذیب اس نوٹ کا ذکر کر کے محترمہ محمودہ سلطانہ سے اسکے متعلق کوائف دریافت کریگا۔ کہ انکو یہ غلط فہمی کیونکر ہوئی۔ غالباً چشمدید واقعہ محترمہ موصوفہ نے نہیں لکھا۔ جم غفیر دیکھ کر وہی پرانی تنا اس صورت خیال کا موجب ہوئی۔

دانتوں کی حفاظت کے متعلق چند عملی اصول

۱۔ بچوں کے دانت روزانہ صبح وشام جبکہ ان کا مُنہ دھلایا جائے۔ اچھی طرح صاف کر دیا کریں۔ اسکے بعد جب بچہ کسی قدر سیانا ہو جائے۔ تو اسکو ہدایت کریں۔ کہ وہ خود بخود دانتوں کو صبح وشام ضرور اچھی طرح صاف کیا کرے۔

۲۔ کھانا کھانیکے بعد دانتوں کو خلال کیساتھ صاف کر کے صاف پانی سے چند ایک غرارے کر لیا کریں۔

۳۔ لیسدار اور دانتوں میں چپکنے والی اشیاء کا بہت کم استعمال کیا کریں اور انکے استعمال کے بعد بھی دانتوں کو ضرور صاف کر لیا کریں۔

۴۔ دانتوں کو دھونے میں ولایتی کریموں اور ٹوتھ پاؤڈروں کا استعمال افراط سے نہ کریں۔ بلکہ اگر دانتوں میں کوئی خاص قسم کا مرض موجود نہ ہو۔ تو انکا استعمال قطعی ترک کر دیں۔ اس کے بجائے بادام کے چھلکے جلا کر اور باریک پیسکر انکا منجن بنالیں۔ اور اگر اسمیں کسی قدر کف دریا باریک پیسکر ملالیا کریں تو اور بھی بہتر ہے۔

۵۔ کیکر۔ پھلاہ۔ جال یا کنیر وغیرہ کے درخت کی مسواک باقاعدہ روزانہ صبح وشام کم از کم دس پندرہ منٹ تک کرنا دانتوں کو نہ صرف مضبوط اور چمکیلا کرتا ہے۔ بلکہ بہت سے امراض سے محفوظ رکھتا ہے۔

۶۔ غذا میں دودھ۔ دہی۔ لسّی وغیرہ ایسی اشیاء ہمیشہ استعمال کیا کریں۔ جن میں چونے کے اجزا اور حیاتین کافی مقدار میں ہوں۔ (ماخوذ)

صدقۃ الفطر

صدقۃ الفطر اسلئے مشروع ہے کہ عید کے دن مساکین کی امداد ہو اور روزے میں جو نقص رہ گئے ہیں۔ انکو پورا کرے۔ یہ صدقہ ... مرد۔ عورت چھوٹے بڑے غنی فقیر سب پر ہے نماز پڑھنے سے پہلے ادا کرنا چاہیئے۔

جَو اور اس قسم کا غلہ ایک صاع فی کس کے حساب سے گندم کیلئے نصف صاع بھی حدیث میں آیا ہے۔

صاع کا وزن ۱۲ چھٹانک ۲ سیر بتاتے ہیں غلہ کی بجائے نقد قیمت بھی دے سکتے ہیں۔

عید الفطر

یہ باتیں عید والے دن مسنون ہیں:۔

(۱) اپنی آرائش (۲) غسل (۳) مسواک۔ (۴) عمدہ کپڑا (۵) خوشبو (۶) سویرے اٹھنا۔ (۷) عیدگاہ میں جلد جانا (۸) کچھ کھا کر جانا (۹) دوگانہ نماز پڑھنا (۱۰) ایک راہ سے جائیں دوسری سے آئیں (۱۱) تکبیر کہتے جانا (۱۲) مستورات اور بچوں کا بھی عیدگاہ میں جانا امر مسنون ہے۔

عید والے دن حدیث سے ثابت ہے کہ چھوٹی لڑکیاں پاکیزہ گیت دف کے ساتھ گاتی رہیں (ب) حبشیوں نے کھیل کھیلے جو حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بر عایت پردہ سیدہ عائشہ صدیقہ کو دکھائے۔

نماز عید

اقتدا کرنیوالوں کیلئے اتنی ہدایت کافی ہے کہ دو رکعت نماز مسنون ہے۔ عید الضحیٰ کا دوگانہ جلد پڑھنے کا حکم ہے تا قربانیاں وغیرہ کی جاسکیں۔ پہلی رکعت میں امام سات تکبیریں یکے بعد دیگرے کہتا ہے۔ پھر قرائت شروع کرتا ہو۔ دوسری رکعت میں قراءت سے پہلے پانچ تکبیریں۔

نماز عید سے پہلے یا بعد کوئی نماز نہیں۔

ادا دوگانہ کے بعد معاً امام خطبہ سناتا ہے۔ جو چپ چاپ اول سے آخر تک سننا چاہیئے۔

اِطلاع ضروری

یکم جنوری کا مِصباح شائع نہیں ہوا۔

اِطلاع

پائیوریا کا بہترین علاج ... نفع ...

میری محترم بہنیں جو اپنی دانتوں کی بیماریوں کیلئے ڈینٹل کریم ڈینٹل لوشن۔ ڈینٹل پوڈر طلب کرتی ہیں ان میں سے اکثر اپنا پتہ نامکمل لکھ دیتی ہیں۔ جس کی وجہ سے دوائی مجھے واپس ملتی ہے۔ اور میرا خرچ ڈاک بے فائدہ ہو جاتا ہے میں گذارش کرتی ہوں کہ آئندہ پتہ مکمل لکھا جاوے۔ دانت درد کرتے ہوں۔ دانتوں سے خون اور پیپ جاتی ہو مسوڑے خراب دانت ہلتے ہوں۔ گوشت خورہ کی شکایت ہو درد کی وجہ سے رات کی نیند جاتی رہی ہو۔ دانت میلے اور کیڑا لگ چکا ہو تو ان ادویات کو بہت جلدی استعمال کیا جاوے۔ کیونکہ یہ موذی مرض بڑھ جانے سے تپ دق تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ فقط والسلام

ڈینٹل کریم آٹھ آنہ۔ ڈینٹل لوشن آٹھ آنہ۔ ڈینٹل پوڈر بہر

بیگم صاحبہ فقیر احمد خان احمدی حکیم حاذق ماہر امراض دندان

جالندھر چھاؤنی پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرسلہ
خاکسارہ حمیدہ خانم از دھوری
ریاست پٹیالہ

تکیہ کے کونے کا پھول جو دونوں کونوں پر کاڑھیں بہیر رکھکر پریس کر کے نکالا جا سکتا ہے۔ ڈی۔ایم۔سی نمبر ۱۲ سے پھول پیازی رنگ کے پتیاں سبز اور ڈوڈیاں سفید اور ڈنڈی مہندی یا رنگ سے نکالیں۔ حاشیہ سوسنی یا گہرا کاسنی رنگ سے۔ ان دونوں پھولوں کے درمیان نکالنے کے لئے اگر ٹانکا ریشمی بیدا رنگیں تو بہت خوشنما ہے۔ آئندہ کوشش کرونگی۔

والسلام

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا